TEXT CROSS WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222472
UNIVERSAL LIBRARY

U.5206

[illegible]

[illegible]

OUP—787—13-6-75—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No. U5206

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

باسمہٖ سبحانہٗ

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ارمغان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۳۸۴ھ

زباں ہے مری مدح خوان محمد — مرا نطق ہے داستان محمد
غلام غلامان سرکار ہوں میں — سخن ہے مرا ارمغان محمد

۱۳۸۴ھ

خاکپائے محمد

محمد انوار اللہ فریس انصاری

الله
٦٦

U.S206
891435

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ :- وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

اور اللہ تمہاری جان میں ہے کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم۔ پارہ (۲۶) رکوع (۱۸)

سب میں اللہ جلوہ نما ہے دیکھنا ہو تو کرو حساب
نام کسی کا بھی لیکر ابجد سے لکھو اعداد جناب
چار گُنا تم اِن کو کرو اور اِسمیں پھر دو جمع کرو
پانچ گنا پھر ان کو کرکے بیس سے ہو تقسیم شتاب
اسکے بعد اور اس صورت سے باقی ہو جو بعدِ تقسیم
چھ سے ضرب دو اور کرو چھ جمع یہی ہے اِسکا حساب
اللہ اللہ یوں ہی فریبس ہر اک میں نظر وہ آتا ہے
آنکھ سے پردہ اُٹھتا ہے اور کھلتا ہے عرفان کا باب

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD

مثال

انوار
۲۵۸
×۴
۱۰۳۲
+۲
۱۰۳۴
×۵
۲۰)۵۱۷۰(۲۵۸
۴۰
۱۱۷
۱۰۰
۱۷۰
۱۶۰
۱۰
×۶
۶۰
+۶
۶۶
الله

	ابجد	ہوز	حطی	کلمن	سعفص	قرشت	ثخذ	ضظغ
اعداد	۱	۵	۸	۲۰	۶۰	۱۰۰	۵۰۰	۸۰۰
بحساب	۲	۶	۹	۳۰	۷۰	۲۰۰	۶۰۰	۹۰۰
ابجد	۳	۷	۱۰	۴۰	۸۰	۳۰۰	۷۰۰	۱۰۰۰
	۴			۵۰	۹۰	۴۰۰		

قَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے کہ تحقیق اللہ اور اسکے سارے فرشتے حضرت نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو
تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام بھیجو سلام

دُرُودِ تُنْجِینَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ
الٰہی درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ پر ایسا درود کہ جسکے سبب سے تو ہم کو تمام
الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا
خوفوں اور بلاؤں سے بچائے۔ اور اُسکے سبب سے تو ہماری تمام حاجتیں پوری کرے اور اسکے سبب سے
مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا
تو پاک کرے ہم کو تمام گناہوں سے اور اسکے سبب سے ہمارے درجات بلند ہوں اور پہنچائے تو ہم کو اُسکے سبب سے
اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ؕ
پرے سرے کی نہایتوں پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور مرنے کے بعد۔

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ
بے شک (یا اللہ تو) ہر چیز پر قادر ہے

بیاں تیرے محبوبؐ کا کر رہا ہوں
ہو مقبول یا ربّ مری نعت خوانی

فریس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

حامیٔ شریعت۔ ماحیٔ بدعت۔ مُحدّثِ مقبولِ بارگاہِ رسالتؐ
مرشدی و مولائی ابُوالحسنات سیّد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
کی رُوحِ پُرفتوح سے جن کے دستِ فیضان نے میرے اشہبِ سخن
کی عنان کو غزل کے برزنِ تاریک سے موڑ کر نعتِ پاک کے
میدانِ نور میں لایا۔ فالحمد للہ

فریسؔ انصاری

محمد انوار اللہ فریس انصاری

مجاز سے حقیقت کی طرف

عزیزم محمد انوار اللہ فریسؔ انصاری کے شاہدِ سخن نے استادِ محترم حضرت عاصمؔ کے دامنِ تربیت میں آنکھیں کھولیں۔ مگر افسوس ہے کہ بہت جلد استاد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا چونکہ استادِ محترم نے انہیں میرے حوالے کیا تھا اسلئے ان کی افتادِ طبیعت کو محسوس کرتے ہوئے میں نے توجہ دی۔ طنز و مزاح میں فریسؔ نے کمال حاصل کیا۔ صاحبِ دیوان ہوگئے۔ ان کا دیوان "ظرافت و فراست" مرتب ہو جانیکے بعد اس پر میں نے کافی روشنی بھی ڈالی تھی۔ ابھی یہ دیوان طبع نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت عاصمؔ کے فیضانِ باطنی نے اپنا تصرف دکھلانا شروع کیا۔ یہ مزاحیہ انداز سے نعت کیجانب مائل ہوگئے۔ سرورِ عشقِ رسالت کو مرشدی مولائی ابو الحسنات حضرت سید عبداللہ شاہؒ کی نگاہِ کیمیا اثر نے اور دو آتشہ بنا دیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ فریسؔ مجاز سے حقیقت کی طرف آگئے۔

تجلی سینۂ زنجیرِ ظلمت توڑ کر نکلی   صداقت پنجۂ فولادِ باطل موڑ کر نکلی

نتیجہ کے طور پر اب انکے نعتیہ کلام کی پہلی قسط شائع ہو رہی ہے جسکا تاریخی نام ارمغانِ محمدؐ ۱۳۸۴ھ ہے۔ فالحمد للہ خدائے پاک اس کلام کو ان کیلئے وسیلۂ نجات بنائے آمین

خواجہ عبدالعلی صدیقی نقشبندی القادری کان اللہ لہ

۲۳ر شعبان ۱۳۸۴ھ دوشنبہ

سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ بِحَمدِکَ

ہے مسجد تیری کعبہ تیرا اور عرش علا تیرا
شجر تیرے حجر تیرے سماں تیری سما تیرا

زبان بلبل خوش گو پہ گر ہے چرچا تیرا
ہے طوطی گلستاں میں گھڑی نغمہ سرا تیرا

تری عظمت تری شوکت تری حکمت تری قدرت
انواع دگر ظاہر ہے جلوہ جا بجا تیرا

رگ جاں سے قریں ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا
کبھی ظاہر نہیں فرما ہے اس میں راز کیا تیرا

زمیں میری زماں میرا عرب میرا عجم میرا
مجھے عرفاں اگر حاصل ہوا میرے خدا تیرا

کبھی گرما کبھی سرما کبھی بارانِ رحمت ہے
ہر اک موسم میں ہے یارب تماشہ نت نیا تیرا

بُرے سے بھی بُرا ہے یہ مگر تیرا ہے اچھا ہے
مرے مالک! ہے یہ بندہ قریشی بے نوا تیرا

صلِّ علیٰ محمدؐ

دانتوں کی چمک وہ مدنی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ
رنگینیٔ لبِ لعل یمنی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

فاروقؓ کا دل زخمی زخمی سلمانؓ کا دل پارہ پارہ
فیضانِ نظر پہچی کی انی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

ہر ایک لقب میں آپ کے ہے اک خاص حلاوت کیا کہنا
محبوبِ خدا مکی مدنی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

مرقد میں فرشتوں کے آگے جب نام مبارک میں نے لیا
بگڑی ہوئی کیا تقدیر بنی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

یوں چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہر ایک کو حیراں کرتا ہے
اعجاز ہے یا شمشیر زنی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

مَازَاغَ کا سرمہ آنکھوں میں ہے آپ کی نظروں میں شوکت
شانِ موسیٰؑ ربِّ اَرِنِی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

اللہ کے جلوے جس میں ہوں پھر ایسا بندہ کیا ہوگا؟
اللہ کی شان اللہ غنی سرکار دو عالم صلِّ علیٰ

ولا کی نظر کا کیا کہنا دل والوں کے دل سے پوچھو
چبھتے ہیں اب تک ناوک فگنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

ہر بات زبانِ قدس سے نکلی ہوئی دل میں در آئی
اللہ اللہ شیریں سخنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

نقشِ کفِ پا گلہائے جناں اسکی خوشبو خوشبوئے ارم
گیسو کی مہک مشکِ ختنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

اے کاش علائق کے پھندے سب ٹوٹ کے پرزے ہو جاتے
بیکار ہے یہ دنیائے دنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

ہو یاد اگر میں سر سے چلوں بجلی کی طرح سے جا پہنچوں
مدت سے مرے دل میں ہے ٹھنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

ہر اک عاشق ہر اک شیدا ہر اک مائل ہر اک مفتوں
رومی حبشی بصری قرنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

ہر کارِ فریبِ خستہ جگر ہے تابعِ منشائے اقدس
ہو وہ شدنی یا ناشدنی سرکارِ دو عالم صلِّ علیٰ

چشم کرم خدارا

بند آنکھیں کروں جب - ہوں آپ جلوہ آرا
آٹھوں پہر میسر ہو آپ کا نظارا

اصحابؓ میں محمدؐ ہیں ایسے جلوہ آرا
تاروں میں بدر کامل جیسے ہو آشکارا

مولا! یہ کعبۂ دل ہرگز نہیں ہمارا
اس کے مکیں تمہیں ہو - ہے یہ مکاں تمہارا

خاطر سے آپ ہی کے دونوں جہاں بنے ہیں
کونین فی الحقیقت ہے آپ کا اُتارا

یہ زندہ معجزہ ہے سارے جہاں پہ روشن
شق القمر نہیں - ہے انگلی کا اِک اشارا

پھر مثلِ مہر لوٹے اگلا وقارِ اُمت
چشم کرم کا آقاؐ! ہو جائے گر اشارا

انسانیت کا بیڑا تھا غرقِ بحرِ ظلمت
تیری ہدایتوں سے اس کو ملا کنارا

انسان کو سکھایا ہر بات کا سلیقہ
اخلاق کو سنوارا اطوار کو سُدھارا

ملت کو پھر عطا ہو اگلی سی شان و شوکت
مشکل نہیں یہ مشکل گر ہو کرم تمھارا

اُمت میں ہوں نبیؐ کی اللہ کا کرم ہے
کس منہ سے میں کہوں پھر اپنے کو بے سہارا

کس کس کو میں گناؤں ممنوں جو ہیں تمہارے
کس کس پہ یا محمدؐ احساں نہیں تمھارا

تیرِ نظر کا کس کی ایسا اثر ہوا ہے
دل آپ کا ہوا کیوں فاروقؓ پارا پارا

کس طرح پھر ہویدا ہو سایۂ محمدؐ
سر تا بہ پا سراسر تھا نور جسم سارا

بارِ گناہ سر پہ نازک صراطِ محشر
مولیٰ! قریشؔ پر بھی چشمِ کرم خدارا

”سبز گنبد کا نمونا ہو گیا“

ادّعا ہر ایک پورا ہو گیا
نام احمد کا وسیلا ہو گیا

پھر ٹوٹا چاند دو ٹکڑے ہوا
آپ کا جب اک اشارا ہو گیا

دینِ حق کا رشتۂ حق سے اے حضور
شش جہت میں بول بالا ہو گیا

کہہ دیا سرکار نے میرا ہے جب
داخلہ جنت میں میرا ہو گیا

یا محمد یا محمد صبح و شام
پاس انفاس اور وظیفہ ہو گیا

دامنِ رحمت ہے میرے ہاتھ میں
میرا رتبہ کتنا اعلیٰ ہو گیا

حشر میں زیرِ لوائے مصطفیٰ
فخر سے سر اپنا اونچا ہو گیا

آ گئے سرکار دل میں آ گئے
اب کلیجہ میرا ٹھنڈا ہو گیا

دل میں ہیں سرکار اب دل واقعی
سبز گنبد کا نمونا ہو گیا

جس پہ شیدا خود خدائے پاک ہے
اُس پہ شیدا دل ہمارا ہو گیا

وقتِ آخر روئے حضرت دیکھ کر
خاتمہ بالخیر میرا ہو گیا

کیوں چمکتی ہے جبیں تیری فریس
کس کے در پر تیرا سجدہ ہو گیا

"دیوانۂ محمدؐ"

بن کر یہ بفضلِ رب دیوانہ محمدؐ کا
کہلایا فریسؔ آخر فرزانہ محمدؐ کا

ہے ذکر مرے گھر میں روزانہ محمدؐ کا
اور جشن بھی ہوتا ہے ماہانہ محمدؐ کا

سرکار نرالی ہے شاہانہ محمدؐ کی
دربار نرالا ہے شاہانہ محمدؐ کا

جاں میری ازل سے ہے پروانہ محمدؐ کی
دل میرا ازل سے ہے دیوانہ محمدؐ کا

یاں نور کی بارش ہے اللہ کی رحمت ہے
میلاد کا جلسہ ہے سالانہ محمدؐ کا

خادم جو ہے آقا کا جاں دیتا ہے آقا پر
دنیا پہ نہیں مرتا دیوانہ محمدؐ کا

دن رات زباں پر ہے صلوات شہِ والا
رہتا ہے وظیفہ یوں روزانہ محمدؐ کا

ہوتا ہے یقیں سیرِ جنت کا مجھے بیشک
انوار کا مخزن ہے کاشانہ محمدؐ کا

کیا نورِ نبوت ہے کیا شمعِ رسالت ہے
ہو جائے نہ کیوں پھر دل پروانہ محمدؐ کا

عرفان کی نعمت دی ایمان کی دولت دی
احسان ہے اُمت پر کیا کیا نہ محمدؐ کا

اس دل میں فریسؔ اپنے سرکارؐ کا جلوا ہے
یہ کعبۂ دل بھی ہے کاشانہ محمدؐ کا

صلی اللہ علیہ وسلم

شکر ہے الحمدللہ اس میں آئے مصطفیٰ
کعبۂ دل بن گیا خلوت سرائے مصطفیٰ

دل فدائے مصطفیٰ ہے جاں فدائے مصطفیٰ
مصطفیٰ کے واسطے ہیں وہ برائے مصطفیٰ

اس سے بڑھ کر کیا کرے کوئی ثنائے مصطفیٰ
ہے خدائے پاک خود مدحت سرائے مصطفیٰ

ہیں محمد مصطفیٰ عکسِ ضیائے ذاتِ حق
اور ہیں نورِ جہاں عکسِ ضیائے مصطفیٰ

رحمتِ عالم کی رحمت وقتِ آخر بھی رہی
از رہِ لطف و کرم تشریف لائے مصطفیٰ

ہل گئے دل کافروں کے اور دہشت پڑ گئی
بڑھ کے میداں میں جب گونجی صدائے مصطفیٰ

لرزہ براندام ہوگا کفر کا عالم تمام
سر بکف ہو کر جو اٹھے گا گدائے مصطفیٰ

روضۂ اقدس پہ حاضر ہو کے حالِ دل کہوں
یہ تمنا ہے مرے دل کی بر آئے مصطفیٰ

رشک ہو مجھ پر نہ کیوں حور و ملائک کو قریں
میں رہوں گا حشر میں زیرِ لوائے مصطفیٰ

"تابانیٔ نورِ رُخِ تابانِ محمدؐ"

فردوس بریں گوشۂ دامانِ محمدؐ!
جبرئیل امیںؑ خادمِ دربانِ محمدؐ

احمد کے ہیں یا احمدِ بے میم کے جلوے
یہ کعبۂ دل ہے کہ ہے ایوانِ محمدؐ

ایمن کی تجلّی ہے تبسم سے ہویدا
ہیں گوہرِ عرفاں دُرِ دندانِ محمدؐ

صدیقؓ ہیں فاروقؓ ہیں عثمانؓ ہیں علیؓ ہیں
اصحابؓ میں یہ چاروں ہیں خاصانِ محمدؐ

ٹکڑے ہوا چاند تو سورج پلٹ آیا
ہیں شمس و قمر تابعِ فرمانِ محمدؐ

سوتے ہیں مری قسمتِ خوابیدہ جگا دے
اللہ دکھا دے رُخِ تابانِ محمدؐ

دیدارِ محمدؐ کا ہے اللہ کا دیدار
عرفانِ خدا حاصلِ عرفانِ محمدؐ

آتی ہے نظر پیر کی صورت میں قریشؔ آج
تابانیٔ نورِ رخ تابانِ محمدؐ

قدِ رعنائے محمدؐ

کیا کھینچ سکے کوئی سراپائے محمدؐ
ہے نورِ مجسم قدِ رعنائے محمدؐ

سبطینؓ میں ہے حسنِ سراپائے محمدؐ
کس شان کے ہیں دونوں یہ گلہائے محمدؐ

تاریکیٔ عصیاں مری کافور نہ کیوں ہو
جب دل میں ہے شمعِ رخِ زیبائے محمدؐ

ہوتا ہے مجھے اس پہ تو جنت کا یقیں آج
کس شان کا ہے گنبدِ خضرائے محمدؐ

طیبہ کی زمیں کا بنے پیوند مری خاک
ارمان مرے دل کا یہ بر آئے محمدؐ

وصفِ نبی ہاشم میں زباں سب کی ہے قاصر
ہے نازشِ کونین کُل آبائے محمدؐ

کیا مدح کرے کوئی بھلا اسکی جہاں میں
اللہ تعالیٰ جسے فرمائے محمدؐ

پُر فیض و پُر اسرار و پُر الطاف و پُر انوار
کیا نعمتِ عظمیٰ ہے تولّائے محمدؐ

اللہ رکھے میرے تصور کو سلامت
جب آنکھ ہوئی بند نظر آئے محمدؐ

پتھر نہیں وہ سجدہ گہِ اہلِ یقیں ہے
جس پر ہو عیاں نقشِ کفِ پائے محمدؐ

سوتے میں مری قسمتِ خوابیدہ جگائے
اللہ دکھا دے رخِ زیبائے محمدؐ

زینت ہے اسی پھول سے عرفاں کے چمن کی
کیا چیز ہے رنگینیٔ صہبائے محمدؐ

کہلاتا ہے دنیائے سخن میں جو قریشؔ آج
در اصل ہے دیوانہ و شیدائے محمدؐ

"حضور"

ہنگامہ ہائے حشر کا کیا مجھ کو ڈر حضور
پاؤں جو پاؤں آپ کے اک دن زہے نصیب
ہر وقت آپ ہی کی ہے دُھن آپ ہی کا دھیان
جز اسکے کائنات ہی کیا مجھ فقیر کی
ہر شب خیالِ زلف ہے ہر روز یادِ رُخ
جز آپ کے سناؤں کسے داستانِ غم
پیشِ نظر ہمیشہ ہنسی ہے آپ کی
ہر آنکھ کو تمنا ہے دیدارِ پاک کی
آباد و شاد قصرِ تصور رہے مرا
جب مانگتا ہوں آپ کا دے دے کے واسطہ
پوشیدہ اسمیں آپ کے جلووں کو دیکھ کر
یہ میری زندگی یہ میرے دل کی زندگی

پستی کو ہاتھ آپ کا ہے پشت پر حضور
آنکھیں ملوں میں اپنی رکھوں اپنا سر حضور
ہر وقت آپ ہیں مرے پیشِ نظر حضور
ہے چشم تر حضور ہے دامانِ تر حضور
شام و سحر کا شغل ہے شام و سحر حضور
کسکو دکھاؤں اپنے یہ داغِ جگر حضور
پیدائشی ہے مجھ کو بھی داغِ پدر حضور
ہر دل میں آپ کا نظر آتا ہے گھر حضور
آنکھیں جدھر اٹھیں نظر آئیں ادھر حضور
ہوتی ہے ایک ایک دُعا با اثر حضور
قربان میرے دل پہ ہے میری نظر حضور
فیضِ نظر حضور ہے فیضِ نظر حضور

عشقِ نبی میں خود کو فنا جو کرے قریشؔ
ہوتے ہیں اُسکے قلب میں خود جلوہ گر حضور

"نبی الہدیٰ تاجدارِ دو عالم"

شفیع الوریٰ شہریارِ دو عالم
نبی الہدیٰ تاجدارِ دو عالم

ہیں کونین تنویرِ حضرت سے روشن
اسی ضو پہ ہے انحصارِ دو عالم

ہے یہ عیدِ میلادِ شاہِ مدینہ
بہاروں پہ ہے اب بہارِ دو عالم

جو دائم تھا الفقر فخری پہ نازاں
تھا حاصل اسے اقتدارِ دو عالم

امیروں کا یاور غریبوں کا حامی
شہنشاہِ کل تاجدارِ دو عالم

ہے روضہ محمدؐ کا فردوسِ منظر
ہے کیا اسکے آگے بہارِ دو عالم

دو عالم کے مختار کہتے ہیں تم کو
ہے بیشک تمہیں اختیارِ دو عالم

طفیلِ شفیعِ امم اے فریسؔ اب
ہمیں بخشدے کردگارِ دو عالم

صلِّ علیٰ النبی

عشقِ محمد موجبِ عظمت صلی اللہ علیہ وسلم
ذکرِ محمد باعثِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

چاند کا ٹکڑا آپ کی صورت صلی اللہ علیہ وسلم
مہر کا جلوا آپ کی رنگت صلی اللہ علیہ وسلم

نکلا جب سے ماہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
دور ہوئی سب کفر کی ظلمت صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے ہیں جبریل بھی دربان سارے فرشتے تابعِ فرماں
سب پر قائم جن کی حکومت صلی اللہ علیہ وسلم

در سے خالی کوئی نہ لوٹا جس نے مانگا اس نے پایا
عام رہا فیضانِ سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم

غلماں ہیں دیوانوں کی صورت حوریں ہیں دیوانوں کی صورت
دیکھ کے نورِ شمعِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نظر اے محبوبِ ربّ ہجر میں ہے بے چین فرحتؔ اب
ہو جائے یہ حاضرِ خدمت صلی اللہ علیہ وسلم

"یادِ رحمتِ عالمؐ"

اُف رے دیارِ قدس کا جوبن
پتہ پتہ گلشن گلشن

حسنِ نبیؐ کے جلوے روشن
کوچہ کوچہ برزن برزن

ہر مومن کی تقدیر ہے روشن
آپ کا جلوہ مدفن مدفن

مہرِ نبوت کے پرتو سے
ذرہ ذرہ روشن روشن

رحمت کی برسات ہے جاری
بھادون بھادون ساون ساون

آنکھ کا مطلب جلوہ جلوہ
ہاتھ کا مقصد دامن دامن

اُن کا جلوہ اللہ اللہ
میری نظر ہے روشن روشن

تیری رحمت کے ہیں صدقے
میرے لئے ہر ساون ساون

پائے نبیؐ ہے دوشِ محیؒ پر
پائے محیؒ ہے گردن گردن

نورِ نبیؐ سے نورِ نبیؐ سے
دونوں جہاں ہیں روشن روشن

سالِ نو میلاد کا آیا
چھائی رحمت گلشن گلشن

یادِ فریں خستہ اگر ہو
حاضر ہوگا آناً فاناً

کوئے محبت

بے خود ہوا ہوں ایسا آ کر تری گلی میں
اپنا پتہ بھی میں نے پوچھا تری گلی میں

بن کر ترا سوالی آیا تری گلی میں
ہر شاہ مثلِ سائل داتا تری گلی میں

اپنے کرم سے پیارے کشکول میرا بھر دے
کب سے لگا رہا ہوں پھیرا تری گلی میں

غواص تیرتے ہیں موجوں سے کھیلتے ہیں
بہتا ہے معرفت کا دریا تری گلی میں

ہمراہ ہر کسی کے دنیائے آرزو ہے
دیکھا نہیں کسی کو تنہا تری گلی میں!

ہر سمت دیکھتا ہوں جلوہ ترا عیاں ہے
آنکھوں کا اُٹھ گیا ہے پردہ تری گلی میں

رشکِ آسماں کو ہوگا اس سرزمیں پہ بیشک
بن جائے گا جو مدفن میرا تری گلی میں

دنیا پہ لات ماری دنیا سے منہ پھرایا
اب ہم نے پا لیا ہے رتبہ تری گلی میں

تیرے کرم کا صدقہ کس کس کو مل رہا ہے
میلا لگا ہوا ہے داتا تری گلی میں

تیرا ہی ہو رہوں گا تجھ پر ہی مر مٹوں گا
میں نے کیا ہے تجھ سے وعدہ تری گلی میں

ہے عرش سے بھی اعلیٰ تیرا مقام مولا
جنت کا پڑ رہا ہے سایا تری گلی میں

کیا دیدنی ہے اُنکی دیوانگی کا عالم
لاکھوں تڑپ رہے ہیں ہر جا تری گلی میں

ہر ہر قدم پہ سر خم ہر ہر قدم پہ سجدہ
انوار تیرے دیکھے صد ہا تری گلی میں

تیرے فریدؔ کا دم رخصت پہ تیرے نکلے
قسمت کا اُس کی چمکے تارا تری گلی میں

دیدارِ پیمبر میں

اللہ کا جلوہ ہے واللہ پیمبرؐ میں
جز نور نہیں کچھ بھی اس نور کے پیکر میں

مصروف زباں ہر دم ہے مدحتِ سرورؐ میں
مشغول ہے ہر ساعت دل یادِ پیمبرؐ میں

گنجینہ ہے عرفاں کا اس نعت میں پوشیدہ
یہ دولتِ دنیا ہے مداح کی ٹھوکر میں

اس دل میں محمدؐ کا جلوا نظر آتا ہے
اللہ کا پیارا ہے اللہ کے اس گھر میں

دیدارِ نبیؐ کا ہو پابوس بھی ہو جاؤں
آنکھوں کی یہی دھن ہے سودا یہی سر میں

سردار بھی ہادی بھی جانباز بھی غازی بھی
کیا شان نبیؐ کی تھی اسلام کے لشکر میں

سایہ ہو مرے سر پر جب شافعِ محشر کا
کیا خوف بھلا مجھ کو پرسش کا ہو محشر میں

ہے دل میں مرے الفت سرکارِ دو عالم کی
لبریز مئے طاہر ہے قلب کے ساغر میں

یک صادق و یک عادل یک حاتم و یک عالم
ہے ایک سے اک بہتر اصحابِ پیمبرؐ میں

صدیقؓ کے زانو پر آقا کا سرِ اقدس
کیا قرب کا نظارہ ہے ثور کے منظر میں

ایسے میں قریشی اپنی موت آئے تو بہتر ہے
مصروف ہوں جب نظریں دیدارِ پیمبرؐ میں

یا صاحبُ المدینہؐ

عرفان کا خزینہ یا صاحب المدینہ — بن جائے میرا سینہ یا صاحب المدینہ
کیوں مشک سے فزوں تر اسکی نہ عطریت ہو — ہے آپ کا پسینہ یا صاحب المدینہ
ماہِ ربیع الاول ہو کیوں نہ ماہِ انور — ہے آپ کا مہینہ یا صاحب المدینہ
سوزِ فراق سے ہے حالت بہت ہی ابتر — اب پھنک رہا ہے سینہ یا صاحب المدینہ
ہے آپ کی شفاعت ہے آپ کی عنایت — جنت کا پہلا زینہ یا صاحب المدینہ
طوفان میں پھنسی ہے ناؤ زندگی کی — ہو پار یہ سفینہ یا صاحب المدینہ
اپنے قریبی پر کچھ ہو جائے مہربانی
بلوائے مدینہ یا صاحب المدینہ

ثنائے بانیٔ اسلام

ہوں وقف مدح بانیٔ اسلام کے لئے
دی ہے زباں خدا نے اسی کام کے لئے

عارض کی دھن ہے زلف معنبر کا دھیان ہے
یہ صبح کے لئے ہے وہ ہے شام کے لئے

دکھ درد ہو تو ورد دلائل کا کیجئے
اکسیر ہر درد ہے آلام کے لیئے

تسکین دل یہی ہے سکون جگر یہی
ذکر رسول پاکؐ ہے آرام کے لیئے

تکمیل دین کی ہے اسی پر تو منحصر
عشق حضورؐ شرط ہے اسلام کے لیئے

پیمانہ گر ملے مجھے عشق رسول کا
پھر ہاتھ اُٹھے نہ میرا کسی جام کے لیئے

کملی کا تھا لحاف چٹائی کا فرش تھا
سرکار کائناتؐ کے آرام کے لیئے

اس آپ کے فریسؔ کو یثرب کی اے حضورؐ
دو گز زمین چاہیئے انعام کے لئے

دیدار کی دولت

ہر جائے ترا جاری فیضانِ نبوت ہے ۔۔۔ تو رحمتِ عالم ہے سب پر تری رحمت ہے
کیا خوف ہو محشر کا عصیاں کی جو کثرت ہے ۔۔۔ اُمت میں ہیں جن کی ہوں وہ شافعِ اُمت ہے
سرکارِ دو عالم کا سر میں ہے مرے سودا ۔۔۔ سرکارِ دو عالم کی دل میں مرے الفت ہے
پوشیدہ ہے ہر دل میں جلوہ مرے آقا کا ۔۔۔ چشمانِ بصیرت کی ہر دل کو ضرورت ہے
بے خوف و خطر نکلے ہجرت کے لئے آقا ۔۔۔ رستے کا نہ خطرہ ہے خطرے سے نہ وحشت ہے
دنیا کا تو ل اس اخلاص پہ ہے قرباں ۔۔۔ انعام کا جلوہ ہے دیدار کی دولت ہے
ہو نزع کے عالم میں دیدار پیمبر کا ۔۔۔ ارماں ہے یہی دل کا دل کی یہی حسرت ہے
تیرے ہی درودوں کا دن رات وظیفہ ہے ۔۔۔ تیرے ہی درودوں سے دل کو مرے راحت ہے
دشنام سنے سنکر اعداء کو دعائیں دیں ۔۔۔ اپنوں پہ بھی رحمت ہے اوروں پہ بھی رحمت ہے

چادر ہی قریش آئی حسانؓ کی قسمت میں
اور میرے مقدر میں دیدار کی دولت ہے

تنویرِ نعت

یارسول اللہؐ! دنیا درپے تحقیر ہے
لاج رکھنا دستِ رحمت میں ہی توقیر ہے

پائے بوسی کی اجازت ہو عطا میرے حضورؐ
اس میں عزت ہے مری اس میں ہی توقیر ہے

از رہِ ذرہ نوازی دید حاصل ہو گئی
کیا مقدر ہے مرا اور کیا مری تقدیر ہے

آپؐ کا سودا مرے سر کے لئے بلکہ دوام
آپؐ کی نعت مرے دل کے لئے جاگیر ہے

میرے آقاؐ حشر میں میں کیوں نہ رہتا مطمئن
وہ پریشان ہو نہیں سکتا جو دامن گیر ہے

آپؐ کا جو حکم ہے گویا ہے فرمانِ خدا
آپؐ کی جو بات ہے قرآن کی تفسیر ہے

ہجر میں دل بیٹھا کیا چشمِ رحمت اٹھ گئی
میرا نالہ پُر اثر ہے آہ پُر تاثیر ہے

اٹھ سکیں میخانۂ رحمت سے کیا میرے قدم
لغزشِ پا میرے حق میں اک نئی زنجیر ہے

مرحبا صلِ علیٰ رنگِ رخِ خیرالبشر
حق کی ضو، رب کی ضیا، اللہ کی تنویر ہے

عالمِ رؤیا میں جلوہ جس کا دیکھا تھا قریں
ہر گھڑی نظروں میں پاکیزہ وہی تصویر ہے

ناز

رسول اللہ پہ محشر میں اُمت ناز کرتی ہے
شفیع المذنبیںؐ شانِ شفاعت ناز کرتی ہے

لسانِ نطقِ امیؐ پر فصاحت ناز کرتی ہے
عجب شیریں بیانی ہے حلاوت ناز کرتی ہے

نظر آتی ہے رویا میں تجلی روئے انور کی
میں محوِ خواب ہوں و استراحت ناز کرتی ہے

خلوصِ دل سے جب لکھتا ہوں نعتِ سرورِ عالمؐ
مرے زورِ طبیعت پر طبیعت ناز کرتی ہے

تمہارے حسن میں پنہاں ہے جلوہ ذاتِ باری کا
تمہارے حسن پر دنیائے قدرت ناز کرتی ہے

چھواروں پر گزرتے ہیں جو دو دو روز آقا کے
توکل فخر کرتا ہے قناعت ناز کرتی ہے

یہاں کے چپے چپے پر نقوشِ پائے احمدؐ ہیں
مدینے کے گلی کوچوں پہ جنت ناز کرتی ہے

لباسِ سادہ پر پیوند سادہ سادگی دیکھو
یہی وہ شان ہے جس پر کہ شوکت ناز کرتی ہے

حلیمہ سعدیہ کی خوش نصیبی واہ کیا کہنا
نبیؐ پر جس کی آغوشِ محبت ناز کرتی ہے

دمِ فکرِ سخن نازک مضامیں ایسے ہاتھ آئے
کہ جن پر طبعِ نازک کی نزاکت ناز کرتی ہے

ظہورِ اولیںؐ بھی تم ہو ختم المرسلیںؐ بھی تم
تمہاری ذاتِ اقدس پر رسالت ناز کرتی ہے

نوازش ہائے بے پایاں پہ آقا! آپ کی اُمت
نہایت ناز کرتی ہے نہایت ناز کرتی ہے

تری مدحت میں اسرار و معانی کے خزانے ہیں
فریس خوش بیاں تجھ پر فراست ناز کرتی ہے

وہاں بھی برتر یہاں بھی بالا

وہ عبد ہوں میری عبدیت میں ادب بھی ہے احترام بھی ہے
رکوع بھی ہے سجود بھی ہے قعود بھی ہے قیام بھی ہے
ہے عرش پر میہمان کوئی خدا سے واں ہم کلام بھی ہے
بھلا ہے رتبہ کسی کا ایسا کسی کا ایسا مقام بھی ہے
تمہارا ہے حسنِ کامل خدائے پاک اس پہ خود ہے مائل
جنابِ یوسف کا رنگ پھیکا خجل یہ ماہِ تمام بھی ہے
وہاں بھی افضل یہاں بھی اعلیٰ وہاں بھی برتر یہاں بھی بالا
فلک پہ سردارِ انبیاءؑ ہے زمیں پہ خیر الانامؐ بھی ہے
یہ کس کا جلوہ ہے یا الٰہی یہ کس کا عارض ہے لا مثالی
مرے لبوں پر درود بھی ہے مری زباں پر سلام بھی ہے
سنبھل سنبھل کے جلوہ فرما ہے شاہِ کونینؐ ہونے والا
ارے دلِ مضطرب تجھے کچھ قرار بھی ہے قیام بھی ہے
یہ کس کی میلاد کی ہیں خوشیاں یہ کس کی میلاد کا ہے جلسہ
ادب سے ہیں جن و انس حاضر بڑا یہاں اہتمام بھی ہے

مرا ہے محبوب مشغلہ یہ درود پڑھنا سلام کہنا
مجھے تو اس کے سوا جہاں میں بھلا کوئی اور کام بھی ہے

قریں! محشر میں شاہِ دیں کے یہ کہہ کے پڑوں گا میں قدم سے
کرم کا محتاج میرے آقا یہ ایک ادنیٰ غلام بھی ہے

میرے قلبِ محزون پہ

بڑی ذی شان شانِ شاہِ دیں معلوم ہوتی ہے
یہاں پہ خم ہر انسان کی جبیں معلوم ہوتی ہے

روش باغِ جناں کی جسکو سمجھا ہے او واعظ
وہ صحرائے مدینے کی زمیں معلوم ہوتی ہے

درِ آقا کے سجدوں کا بھلا اعجاز کیا کہنا
درخشندہ غلاموں کی جبیں معلوم ہوتی ہے

نظر آتا ہے مجھکو نورِ حضرت کا ہر اک شے میں
مجھے ہر چیز دنیا کی حسیں معلوم ہوتی ہے

زہے فیضانِ بے پایاں کہ میرے قلبِ محزوں پہ
نگاہِ رحمۃ للعالمین معلوم ہوتی ہے

یہ ہے برہانِ قاطع حرفِ آخر حجتِ آخر
حدیثِ پاک ہر اک دل نشیں معلوم ہوتی ہے

خدا کا شکر میرے دل میں دل کے گوشے گوشے میں
ضیائے سرورِ دنیا و دیں معلوم ہوتی ہے

نہ کیوں میری شفاعت مستند ہوتی قیامت میں
سند پہ مہرِ ختم المرسلیں معلوم ہوتی ہے

قریں بے نوا جو کچھ بھی ہے زینت کی لذت
رہینِ لطفِ ختم المرسلیں معلوم ہوتی ہے

"زینتِ کون و مکاں"

تری ذاتِ وجہِ تخلیقِ جہاں ہے
تجھی سے زینتِ کون و مکاں ہے

یہاں احمدؐ لقب محمودؐ وہاں ہے
ملقب رونقِ ہر دو جہاں ہے

ملائک آئے ہیں سننے کی خاطر
زباں پر نعتِ شاہِ دو جہاں ہے

اُسی کا نور چمکا سب سے پہلے
وہی پیغمبرِ آخر زماںؐ ہے

زمیں پر ہے شہنشاہِ جہاںؐ وہ
فلک پر حکمرانِ قدسیاں ہے

حکومت اُس کی ہے سارے جہاں پر
وہ ذی قرآں بڑا صاحبقراں ہے

ہو دنیا یا ہو برزخ یا قیامت
محمدؐ ہی کے دامن میں اماں ہے

محبت مصطفیٰؐ کی شرطِ ایماں
شریعت کا یہ امرِ بے گماں ہے

محمدؐ یا محمدؐ یا محمدؐ
وظیفہ وردِ لب وردِ زباں ہے

میں ہوں مدحت سرائے شاہِ معراج
بلندی پر مری طبعِ رواں ہے

بنایا مجھ کو دیوانہ نبیؐ کا
وہ دانا ہے بڑا ہی مہرباں ہے

جمالِ مصطفیٰؐ ہے جلوہ آرا
تصدق میرا دل ہے میری جاں ہے

نکیرو دیکھ لو آئینۂ دل
نبیؐ کا عکس خود دل میں نہاں ہے

فریسیِ بے نوا ہے صاحبِ عشق
یہی انصاریت کا رازداں ہے

فریسیؔ اب ہوش میں آ دیکھ ادب سے
وہ آئے وردِ لب جس کا بیاں ہے

"نور آمیز"

کیا سراپائے شہ کونین نور آمیز ہے
پیکرِ اقدس میں حسنِ ذات جلوہ ریز ہے

انکے کاکل انکے ابرو انکے گیسو انکی زلف
ہر سوادِ اس دیدۂ عاصی میں دل آویز ہے

اے نکیرو کیا کروگے مجھ سے تم کوئی سوال
روضۂ حضرت سامنے دل عشق سے لبریز ہے

بنکے خاکِ پا رہا محشر میں ہمراہِ حضورؐ
روسیہ عاصی ہے لیکن کس بلا کا تیز ہے

کتنی لذت کتنی شیرینی ہے اُنمیں کیا کہوں
ہر حدیثِ پاک حد درجہ حلاوت بیز ہے

اُٹھے ہیں یارانِ عشرہ یاں کی خاکِ پاک سے
واقعی یثرب کی ارضِ پاک مردم خیز ہے

مہر و ماہ و نجم ہر اک نے کیا ہے اکتساب
نورِ محبوبِ خدا سچ ہے کہ نور انگیز ہے

ہے مدینے کی ہواؤں میں شمیمِ زلفِ پاک
جو بھی جھونکا آرہا ہے عطریت آمیز ہے

ہیں یقیں تیرے شفیع المذنبین صلِ علیٰ
اے مرے دل پھر تجھے کیا خوفِ رستاخیز ہے

نعت موزوں کیوں نہ ہو صلوات کا نغمہ قرین
توسنِ طبعِ رواں کے واسطے مہمیز ہے

بلندی دیکھئے میرے نظر کی

ہے کیا شان آمد خیر البشر کی
جہاں سے مٹ گئی بنیاد شر کی

بنا قدسی صفت اک آن میں وہ
رسول اللہ نے جس پہ نظر کی

پیام شوق خود میری زباں ہے
مجھے حاجت نہیں ہے نامہ بر کی

ہے صبح عید وہ روئے منور
یہی معراج ہے میری سحر کی

نگاہوں میں مری شمس الضحیٰ ہے
بلندی دیکھئے میرے نظر کی

ضیائے فیض حضرت سے ہیں روشن
بن آئی ہے مرے قلب و نظر کی

یہ آنکھ اور یہ سرکار دو عالم
تعالی اللہ تجلی دیدہ ور کی

سلامت میرا ایوان تصور
یہی منزل ہے تسکین نظر کی

عوض سرمے کے آنکھوں میں لگاؤں
میسر آئے گر خاک اُنکے در کی

فراق شاہ میں یہ آنکھ نم ہے
الٰہی لاج رکھ دامان تر کی

شفیع المذنبیں کا ہے بھروسہ
نہیں محشر میں کوئی بات ڈر کی

قریشِ بے نوا کی اس نظر کو
عطا ہے بخششِ مَازَاغَ الْبَصَر کی

عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ عَلَیہِ السَّلَام

حبیبِ خدا شاہِ عالی مقام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
ملائک کی جاں انبیا کے امام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

وظیفہ ہے میرا یہی صبح و شام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
سوا اسکے ہے اور کیا میرا کام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ہے اپنے پرائے پہ یکساں نظر ہوں وہ ملائک کہ جن بشر
دو عالم کی رحمت ہے خاص و عام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

عوض گالیوں کے عطا جو کرے جو پتھر بھی کھا کر خطا بخش دے
ہے ایسا کوئی خیر خواہ انام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

وہ نورِ خدا ہو جلوہ کنعاں تصدق کروں اس پہ میں اپنی جاں
زباں سے کہوں اور یوں لکھ تمام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

قیامت میں زیرِ لوائے مسلسل ہونگا اور سب سے یہی
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

مرے لب کے جو رہنے بوسے لئے تو مجھکو الفت کے آنے لگے
جب آیا زباں پر محمدؐ کا نام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

سنبھل اے دلِ مضطرب سنبھل اب ہے تجھکا ہوئے کو سرِ حل
دیارِ مدینہ ہے دو چار گام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

مسلسل ہے رحمت مسلسل کوں میں توصیف اسکی کیا بیاں کروں
محمدؐ کا روضہ ہے جنت مقام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

نوازش عنایت کا کیا پوچھنا کمالِ شفاعت کا کیا پوچھنا
ہے محشر میں امت کا اونچا مقام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

پریشاں جدائی میں جو آج ہے نگاہِ عنایت کا محتاج ہے
قریشی آپ کا ہے جو ادنیٰ غلام علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

التجا

بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہنشاہِ ہمہ عالی مقام
حامئ خیر الامم خیر الانام
عرض ہے آقا یہی بعد از سلام
ہے پریشاں ان دنوں بے حد غلام
یا رسولَ اللہ اُنظُر حالَنا
یا حبیبَ اللہ اِسمع قالَنا

کیا نرالی آپ کی سرکار ہے
کیا انوکھا آپ کا دربار ہے
مانگتا ہے جس کو جو درکار ہے
با ادب یہ عرض خدمتگار ہے
یا رسولَ اللہ اُنظُر حالَنا
یا حبیبَ اللہ اِسمع قالَنا

سننے والا غم کا دکھڑا کون ہے
دینے والا اب دلاسا کون ہے
ان دنوں غمخوار میرا کون ہے
جز تمہارے میرے آقا کون ہے
یا رسولَ اللہ اُنظُر حالَنا
یا حبیبَ اللہ اِسمع قالَنا

المدد اے آمنہ رضؓ کے نورِ عین
المدد اے فاطمہ رضؓ کے دل کے چین

المدد جد حسنؓ مدد جد حسینؓ
المدد محبوب رب المشرقین

یَا رَسُولَ اللّٰہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہ اِسْمَعْ قَالَنَا

یا رسول اللہ میں محکوم ہوں
یا حبیب اللہ میں مظلوم ہوں
یا نبی اللہ میں مغموم ہوں
یا نبی اللہ میں محروم ہوں

یَا رَسُولَ اللّٰہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہ اِسْمَعْ قَالَنَا

جس کو دیکھو برسرِ پیکار ہے
آج کل دنیا بڑی خونخوار ہے
اک نہ اک ہر دن نیا آزار ہے
فی زمانہ زندگی دشوار ہے

یَا رَسُولَ اللّٰہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہ اِسْمَعْ قَالَنَا

رحمتُ للعالمین فخرِ عرب
ہے فلک کا ہر گھڑی مجھ پر غضب
عرض کیا ہو آپ پر روشن ہے سب
اک نگاہِ رحم اے محبوبِ رب

یَا رَسُولَ اللّٰہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہ اِسْمَعْ قَالَنَا

بحرِ غم میں اب سفینہ ہے حضور
چھلنی چھلنی میرا سینہ ہے حضور
رنج کھانا اشک پینا ہے حضور
یہ بھی جینا کوئی جینا ہے حضور

یَا رَسُولَ اللہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللہ اِسْمَعْ قَالَنَا

کیا سناؤں اپنے غم کا ماجرا
انقلابِ جہاں کا ہو بُرا
تھا جو ہونا وقت آیا ہو گیا
آپ سے میری ہے اب یہ التجا
یَا رَسُولَ اللہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللہ اِسْمَعْ قَالَنَا

آپ اگر چاہیں رسولِ ہاشمی
مہر کی صورت سے لوٹے زندگی
ہو مبدّل عیش سے غم کی گھڑی
ہو میسر شادکامی فرخی
یَا رَسُولَ اللہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللہ اِسْمَعْ قَالَنَا

جس کو کہتے ہیں فریسِ بے نوا
چو طرف سے ہے مصائب میں گھرا
یا محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ
کر رہا ہے آپ سے یہ التجا
یَا رَسُولَ اللہ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللہ اِسْمَعْ قَالَنَا

تمت بالخیر

نصیب کر

اگلا سال اے خدا مجھے ایماں نصیب کر / اس مُردہ دل کو پھر سے نئی جاں نصیب کر

غافل رہوں نہ ذکر سے مولا ترے کبھی ! / یہ نعمتِ دوام فراواں نصیب کر

مجھ کو ملے نجات مرض سے گناہ کے / تو میرے دل کے درد کا درماں نصیب کر

کاٹوں یہ زندگی تری ہی بندگی میں میں / توفیق نیک اے مرے یزداں نصیب کر

عاصی ہوں میں اگر تو غفور الرّحیم ہے / پس تجھ سے مغفرت کا ہوں خواہاں نصیب کر

رحمت سے اپنی راحتِ دل کر مجھے عطا / مولا مرے سکون کا ساماں نصیب کر

بے بال و پر ہوں بے سر و ساماں ہوں اے خدا / قوت عطا کر اور مجھے ساماں نصیب کر

وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ / شان اپنے دستِ خیر سے یزداں نصیب کر

ظلماتِ معصیت سے بچا اِس فریسؔ کو
صدقہ نبیؐ کا جلوۂ ایماں نصیب کر

اعترافِ

دنیا نہیں گھر رہنے کا سدا ، بیچا کی چلا بیچا کی چلا
ہو جائے اب عقبیٰ کا توشہ بیچا کی چلا بیچا کی چلا

اعمال مرے ہونگے جیسے پاؤں گا صلہ بھی ہیں ویسا
ہے مال کھرا تو دام کھرا ، بیچا کی چلا بیچا کی چلا

کر نفس پہ مجکو توقادر آپ سے نہ کر یارب باہر
مہمان یہاں ہوں دو دن کا بیچا کی چلا بیچا کی چلا

جی حق سے چراؤں گا کب تک منہ حق سے چھپاؤں گا کب تک
توبہ توبہ توبہ توبہ بیچا کی چلا بیچا کی چلا

بازار جہاں کا ہے فانی ہر شئے ہے یہاں آنی جانی
دو دن کا ہے یہ میلا ٹھیلا بیچا کی چلا بیچا کی چلا

جو شیخ سے پا پائے کے رہا دنیا والوں کو دے کے رہا
کیسا اچھا ہے یہ سودا بیچا کی چلا بیچا کی چلا

سورج سر پر اب آپہنچا کھول اپنی آنکھیں دیکھ ذرا
یوں غافل کب تک سوئے گا ، بیچا کی چلا بیچا کی چلا

یہ جان یہ تن - یہ زر زیور اب تیرا فریسِ خستہ جگر
سب تجھ پہ تصدق کر کے رہا بیچا کی چلا بیچا کی چلا